احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 15

منگل 15-اپریل 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 15-اپریل 2014ء 14 جمادی الثانی 1435 ہجری 15 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 85

حکمت کے چشمے

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص نے اللہ کی خاطر چالیس دنوں کو خالص کر دیا حکمت کے چشمے اس کے دل سے پھوٹ پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں۔

(الجامع الصغیر باب المیم جلد2صفحہ 160)

عربی زبان میں حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک عظیم الشان خدائی نشان خطبہ الہامیہ کا تذکرہ، رفقاء کی روایات اور غیروں کے بیانات

خطبہ الہامیہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا

یہ خدائی نشان 11/اپریل 1900ء کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر ظاہر ہوا جس کے 200 افراد گواہ تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اپریل 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/اپریل 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے عظیم الشان علمی نشان خطبہ الہامیہ کا ذکر فرمایا جو کہ آج کے دن یعنی 11/اپریل 1900ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عربی زبان میں ظاہر ہوا، یہ نشان خطبہ الہامیہ کے نام سے کتابی صورت میں شائع شدہ ہے۔ حضور انور نے خطبہ الہامیہ کی تاریخ، پس منظر اور مضمون بیان فرمایا نیز یہ بھی بتایا کہ اس خطبہ الہامیہ نے اپنوں پر کیا اثر کیا، کس کیفیت میں سے وہ گزرے اور غیر اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ حضور انور نے اس خطبہ الہامیہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عیدالاضحیٰ کے دن سے قبل والی تمام رات حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور گریہ وزاری میں گزاری۔ حضرت مسیح موعود اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو چنانچہ احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ، فصیح اور پُر معانی کلام عربی زبان میں میری زبان پر جاری کیا جو خطبہ الہامیہ میں درج ہے، وہ کئی جزو کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جس وقت یہ عربی تقریر لوگوں کو سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید 2 سو کے قریب ہوگی۔ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے نشان تھا۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے تاریخ احمدیت کے حوالے سے فرمایا جب حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبے کو لکھیں۔ جب حضرت مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے **یا عباد اللہ** کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے خدام کو تحریک فرمائی کہ اسے حفظ کیا جائے چنانچہ اس کی تعمیل میں کئی رفقاء نے اسے زبانی یاد کیا۔ فرمایا کہ یہ خطبہ اگست 1901ء میں شائع ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے نہایت اہتمام سے اسے کاتب سے لکھوایا۔ فارسی اور اردو میں ترجمہ بھی خود کیا اور اعراب بھی خود لگائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ کتاب شائع ہوئی تو بڑے بڑے عربی دان اس کی بے نظیر زبان اور عظیم الشان حقائق و معارف پڑھ کر دنگ رہ گئے تھے۔ حضور انور نے دور حاضر کے بعض نیک اور سعید روحوں کے بیعت کرنے کے ایمان افروز واقعات نیز خطبہ الہامیہ کی حقانیت اور اس کی عظمت کے اظہار میں غیروں کے بیانات بھی پیش فرمائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے اس خطبہ الہامیہ کے بعض اقتباسات بیان فرمائے جن میں اس کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں کہ اے لوگو! میں مسیح اور مہدی ہوں اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔ میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ ایک قوم میں میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ پھر اس خدا کا شکر ادا کرو جس نے اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور جرأت دے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرستادے کے پیغام کو سمجھے اور اس کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے آخر پر مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھوڑو چک شیخوپورہ اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف کراچی کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

ایک احمدی سائنسدان کا اعزاز

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد پروازی صاحب کینیڈا سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ لکھتے ہیں۔

ہمارے احمدی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خاں صاحب مقیم امریکہ کو پاکستان زولاجیکل سوسائٹی کی جانب سے ان کی اہم سائنسی تحقیقات کے اعتراف میں سال 2014ء کا لائف اچیومنٹ ایوارڈ عطا کیا گیا ہے۔ (ان کی تحقیقات کی تفصیل کا ہلکا سا خاکہ الفضل مورخہ 2/اپریل 2014ء میں دو اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے) زولاجیکل سوسائٹی آف پاکستان کے صدر پروفیسر ڈاکٹر اے آر شکوری تمغہ امتیاز نے ڈاکٹر محمد شریف خاں صاحب کو اس اعزاز سے مطلع کیا۔ یہ ایوارڈ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں 25 فروری 2014ء کو پاکستان کانگریس آف زوآلوجی کے زیر اہتمام ہونے والی بین الاقوامی زولاجیکل کانفرنس کے موقع پر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف خود تو اس موقعہ پر تشریف نہیں لے جا سکے ان کے ایک احمدی شاگرد وسیم احمد خاں نے یہ اعزاز وصول کیا۔

ایوارڈ عطا کرنے کے موقعہ پر کہا گیا ”ڈاکٹر محمد شریف خان نے پنجاب یونیورسٹی سے 1963ء میں ایم ایس سی کی اور یونیورسٹی میں اول آنے پر ولیم رابرٹس گولڈ میڈل حاصل کیا۔ آپ نے 1963ء میں ہی تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے لیکچرار کی حیثیت سے اپنا کام شروع کیا اور 1999ء میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ ڈاکٹر خان نے پاکستان کے HERPS پر اپنا تحقیقاتی کام ایسے وقت میں شروع کیا جب ان کے سامنے کوئی مثال موجود نہیں تھی اور ثابت قدمی کے ساتھ اس میدان میں تحقیقات جاری رکھیں۔ اب تک ڈاکٹر صاحب 34 نئی اقسام دریافت کر چکے ہیں جن میں 14 سانپ، 15 چھپکلیاں اور 8 مینڈک شامل ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

آج سے 90 سال قبل لندن میں ویمبلے ہال میں منعقدہ 'مذاہب کانفرنس' میں حضرت مصلح موعود کی شرکت، آپ کے معرکہ آراء خطاب اور اس کے غیروں پر نہایت خوشکن گہرے اثرات کی مختلف تفصیلات کا ایمان افروز تذکرہ

اس مضمون سے حضرت مسیح موعود کی ایک رؤیا بھی پوری ہوئی یورپ میں دین حق کا پیغام صحیح رنگ میں پہنچایا گیا اور احمدیت کی شہرت کو چار چاند لگے

یہ مضمون 'انوار العلوم' کی آٹھویں جلد میں موجود ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی طبع شدہ ہے۔ انگریزی دان طبقہ اور نوجوانوں کو یہ ضرور پڑھنا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے تقریباً ہر مضمون میں ہمارے لئے بے شمار خزانہ چھوڑا ہے۔ آپ نے ہر topic کو touch کیا ہے فضل عمر فاؤنڈیشن کو اس علمی خزانے کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کروانے کی کوششوں کو مزید بہتر کرنے کی تاکید

ڈینش احمدی مکرم کمال احمد کرو صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 فروری 2014ء بمطابق 28 تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کے حوالے سے بات کی تھی اور اس ضمن میں آپ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کا ذکر ہوا تھا اور یہ بھی کہ آپ کے علم و معرفت اور قرآنِ کریم کے تفسیری نکات کا غیروں پر بھی اثر تھا اور اس بات کا انہوں نے برملا اظہار کیا۔ یہ اظہار، یہ کارنامے تو اتنے وسیع ہیں کہ مہینوں شاید سالوں بھی یہ ذکر چل سکتا ہے جو ظاہر ہے بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ایک بات کا میں گزشتہ خطبہ میں ذکر کرنا چاہتا تھا جو وقت کی کمی کی وجہ سے مَیں نہیں کر سکا۔ آج اسی کا ذکر کروں گا۔

یہ بات آج سے 90 سال پہلے کی ہے اور اس شہر لندن سے اس کا تعلق ہے۔ آپ میں سے بہت سے جانتے ہوں گے کہ ستمبر 1924ء میں ایک مذاہب کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود بنفسِ نفیس شامل ہوئے تھے۔ آجکل تو ہمارے تعارف بھی ہیں، تعلقات بھی ہیں اور احمدیوں پر دنیا میں مختلف جگہوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، اُس کی وجہ سے بہت سی حقوقِ انسانی کی جو تنظیمیں ہیں، اُن کی بھی نظر ہے۔ پھر ان تعلقات کی وجہ سے پارلیمنٹ کے ممبران اور پڑھے لکھے طبقے سے ہمارا یہاں بھی اور دنیا میں بھی تعارف ہے۔ لیکن اُس زمانے میں یہ سب کچھ نہیں تھا۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو خاص حالات پیدا فرمائے اور خود کانفرنس کرنے والی انتظامیہ نے مشورے کے بعد آپ سے لندن آ کر کانفرنس میں دین (حق) کے بارے میں کہنے کے لئے درخواست کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت لئے ہوئے تھی اور پھر جب ہم اُن حالات کو دیکھتے ہیں جو مالی لحاظ سے جماعت کے حالات تھے۔ اور اُس وقت آپ اپنے ساتھ گیارہ افراد کا وفد لے کے آئے تھے اور یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں تھی بلکہ خود تو حضرت مصلح موعود نے اپنا خرچ ذاتی طور پر کیا، باقیوں کے لئے قرض لینا پڑا تھا۔ بہر حال پہلے تو یہاں نہ آنے کا فیصلہ ہوا، پھر دعا اور استخارے اور جماعت سے مشورے کے بعد یہ سفر ہوا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہمیں ہر جگہ نظر آئے۔ یہ خلیفۃ المسیح کا پہلا دورۂ یورپ تھا اور اس کے ساتھ عرب ممالک بھی شامل تھے۔ شام، مصر، فلسطین وغیرہ عرب ممالک میں تو سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کسی بھی خلیفہ کا دورہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد تو حالات بگڑتے چلے گئے اور پابندیاں لگتی چلی گئیں۔

اس وقت میں اس کانفرنس کے مختصر حالات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں انگریزوں کے تاثرات بھی پیش کروں گا۔ یہ تاثرات جہاں آپ کی ذات کے علمی ہونے اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ساتھ ہونے کا اظہار کرتے ہیں وہیں اس میں بعض تاریخی پہلو بھی ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو پتہ ہونے چاہئیں۔ اُس زمانے میں سفر تو بحری جہاز کے ذریعہ ہوتے تھے اور سفر میں کئی دن لگتے تھے۔

ایک روز حضرت مصلح موعود اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے درمیان ڈیک پر نماز با جماعت پڑھا رہے تھے۔ نماز کے بعد فارغ ہو کر بیٹھے تھے۔ ساتھ ساتھی بھی بیٹھے تھے تو جہاز کے ڈاکٹر کا وہاں سے گزر ہوا جو Italian تھا۔ اس نے آپ کو بیٹھے دیکھا تو بے اختیار اُس کے منہ سے نکلا کہ Jesus Christ and twelve disciples یعنی یسوع مسیح اور اُس کے بارہ حواری۔ یہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی روایت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ سنا تو میں حیرت زدہ رہ گیا کہ ڈاکٹر جو تھا Italian تھا اور اس لحاظ سے پوپ کی بستی کا رہنے والا تھا اُس نے کیسی صحیح اور عارفانہ بات کی ہے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 437 مطبوعہ ربوہ)

حضور کے ساتھ جو گیارہ ساتھی تھے ان میں بارہویں چوہدری محمد شریف صاحب وکیل تھے جو اپنے طور پر سفر میں شامل ہوئے تھے۔

اب اس کانفرنس جو ویمبلے کانفرنس کہلاتی ہے، اس کا تاریخی پسِ منظر اور اغراض و مقاصد بھی پیش کرتا ہوں۔ شروع 1924ء میں انگلستان کی مشہور ویمبلے نمائش کے سلسلہ میں سوشلسٹ لیڈر ولیم لافٹس ہیئر (William Loftus Hare) نے یہ تجویز کی کہ اس عالمی نمائش کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس بھی منعقد کی جائے۔ جس میں برطانوی مملکت کے، (اُس زمانے میں برطانیہ کی حکومت کی کالونیز تھیں، بہت جگہ پھیلی ہوئی تھی۔) مختلف مذاہب کے نمائندوں کو بھی دعوت دی جائے تا کہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہوں اور اپنے اپنے مذہب کے اصولوں پر روشنی ڈالیں۔ نمائش کے منتظمین نے جن میں مستشرقین بھی شامل تھے اس خیال سے اتفاق کیا اور لندن یونیورسٹی کا علومِ شرقیہ کا سکول یعنی School of oriental studies جو ہے اُس کے زیرِ انتظام کانفرنس کے وسیع پیمانے پر انعقاد کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی اور کانفرنس کا مقام اِمپیریل انسٹی ٹیوٹ لندن مقرر کیا گیا اور 22 ستمبر 1924ء سے 3/ اکتوبر 1924ء تک کی تاریخیں رکھی گئیں اور کمیٹی نے ان مذاہب کے مقررین کو منتخب کیا اور اُن کو دعوت دی۔ ہندومت، اسلام، بدھ ازم، پارسی مذہب، جینی مذہب، سکھ ازم، تصوف،

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

برہموسماج، آریہ سماج، کنفیوشس ازم وغیرہ۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 422 مطبوعہ ربوہ)

اُس زمانے میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّرؔ جو 1923ء کے آغاز میں ہی لنڈن میں آئے تھے۔ وہ لندن میں تھے لیکن آپ کو اس کانفرنس کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ جب کمیٹی کی تشکیل کے علاوہ مقررین بھی تجویز ہو چکے۔ (یہ سارا کام ہو چکا تھا اُس وقت) اور 1924ء کا کچھ حصہ بھی گزر گیا تو کسی نے ایک جگہ بیٹھ کر یونہی برسبیلِ تذکرہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے سامنے ذکر کیا جس پر آپ گئے اور کمیٹی کے جوائنٹ سیکرٹری ایم ایم شارپلز سے ملے۔ انہوں نے جب آپ کی باتیں سنیں تو محسوس کیا کہ (دینِ حق) کے متعلق احمدی جماعت کا نقطۂ نگاہ ضرور پیش ہونا چاہئے۔ تو کمیٹی میں اس کا ذکر ہوا۔ کمیٹی کے نائب صدر ڈاکٹر سر تھامس ڈبلیو آرنلڈ (Dr. Sir Thomas Walker Arnold) اُن کی شخصیت سے اور اُن کے علم سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ مقررین کے بارے میں بھی نیّر صاحب سے ضرور مشورہ کر لیا جائے۔ آجکل بعض دفعہ ہم لوگ ہمت ہار بیٹھتے ہیں کہ جی اب وقت گزر گیا، کچھ نہیں ہو سکتا۔ اُس وقت انہوں نے سب کچھ ہونے کے باوجود بھی ہمت کی، گئے اور ساری انتظامیہ کو قائل کر لیا۔ چنانچہ نیّر صاحب کے ساتھ پھر اس پروگرام پر نظرِ ثانی ہوئی، اور ہندومت اور بدھ کے نمائندوں کے نام بھی اور اس کے علاوہ تصوف کی نمائندگی کے لئے بھی نیر صاحب سے مشورہ ہوا اور تصوّف کے لئے حضرت صوفی حافظ روشن علی صاحب کا نام لکھا گیا۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ حافظ روشن علی صاحب نہیں آ سکتے جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو امام جماعت احمدیہ ہیں، کی اجازت حاصل نہ کی جائے۔ تو کمیٹی میں جونہی یہ نام پیش ہوئے تو ڈاکٹر آرنلڈ اور پروفیسر مارگولیتھ (David Samuel Margoliouth) نے اور کمیٹی کے دوسرے ممبران نے نہایت خلوص اور محبت سے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں کانفرنس میں شمولیت کی درخواست کی جائے اور صوفی صاحب کو بھی ساتھ لانے کی گزارش کی جائے۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں انگلستان کے جو بڑے بڑے مستشرقین تھے، اُن کا دعوت نامہ پہنچا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 422-423)

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا، بڑے سوچ و بچار کے بعد یہ دعوت قبول کی گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کانفرنس کے لئے مضمون لکھنا شروع کیا اور اس کا ترجمہ اور اصلاح وغیرہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کی۔ لیکن جو مضمون لکھا گیا تھا وہ بہت لمبا بن گیا۔ اس کا کوئی حصّہ پڑھ کر سنانا مناسب نہیں تھا۔ اتنا وقت ہی نہیں تھا۔ کیونکہ سارا پڑھا نہیں جا سکتا تھا اور خلاصہ بیان کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ نیا مضمون لکھا جائے۔ چنانچہ پھر نیا مضمون لکھا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لکھا اور اُس کا پھر ترجمہ ہوا۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد 8 صفحہ 422-423)

بہرحال آپ سفر پر روانہ ہوئے۔ جیسا کہ میں نے کہا 23 ستمبر 1924ء کو یہ کانفرنس شروع ہوئی۔ یہ دن سفرِ یورپ کی تاریخ جو ہے، اُس میں بھی سنہری دن تھا۔ اس دن ویمبلے کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جو بے نظیر مضمون تھا، یہ پڑھا جانا تھا اور اس کے پڑھے جانے سے (-) اور احمدیت کی شہرت کو چار چاند لگے۔ یورپ میں (-) کا پیغام صحیح رنگ میں پہنچایا گیا اور حضرت مسیح موعود کا لندن میں تقریر کرنے کا جو ایک رؤیا تھا، اُس کا ذکر حضرت مصلح موعود نے تقریر میں بھی کیا ہے، وہ پوری آب و تاب سے پورا ہو گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ مضمون کا وقت پانچ بجے شام مقرر تھا، جبکہ اس سے پہلے لوگ اڑھائی گھنٹے سے مسلسل بیٹھے (-) سے متعلق باتیں سن رہے تھے، یا مذاہب سے متعلق باتیں سن رہے تھے۔ مگر جونہی آپ کی تقریر کا وقت آیا تو نہ صرف لوگ پورے ذوق و شوق سے اپنی جگہ پر بیٹھے رہے بلکہ دیکھتے دیکھتے اور لوگ بھی ہال میں آنے شروع ہو گئے اور ہال بالکل بھر گیا۔ اس سے پہلے کسی لیکچر کے وقت حاضری اتنی زیادہ نہیں تھی۔ اجلاس کے صدر سر تھیوڈر ماریسن (Sir Theodore Morrison) تھے۔ انہوں نے حضور کا تعارف کروایا اور پھر نہایت ادب و احترام کے جذبات کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ اپنے کلمات سے محظوظ فرمائیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو اپنے رفقاء کے ساتھ، ساتھیوں کے ساتھ سٹیج پر تشریف رکھتے تھے، کھڑے ہوئے اور انگلش میں آپ نے مختصر سا خطاب کیا کہ "مسٹر پریذیڈنٹ، بہنو اور بھائیو! سب سے پہلے مَیں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے اس کانفرنس کے بانیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ لوگ اس طرح پر مذہب کے سوال پر غور کریں اور مختلف مذاہب سے متعلق تقریریں سن کر یہ دیکھیں کہ کس مذہب کو قبول کرنا چاہئے؟" پھر آپ نے کہا کہ "اس کے بعد میں اپنے مرید چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بارایٹ لاء سے کہتا ہوں کہ میرا مضمون سنائیں"۔ آپ نے کہا کہ "مَیں ایسے طور پر اپنی زبان میں بھی لکھے ہوئے پرچے پڑھنے کا عادی نہیں ہوں کیونکہ مَیں ہمیشہ زبانی تقریریں کرتا ہوں اور کئی کئی گھنٹے تک، چھ چھ گھنٹے تک بولتا ہوں۔ فرمایا کہ مذہب کا معاملہ اسی دنیا تک ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ مرنے کے بعد دوسرے جہان تک جاتا ہے۔ اور انسان کی دائمی راحت مذاہب سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ اس پر غور کریں اور سوچیں اور مجھے امید ہے کہ آپ توجہ سے سنیں گے"۔

بہرحال چوہدری صاحب نے اُس مضمون کو پڑھنے پر تقریباً ایک گھنٹہ لگایا اور بڑے پُر شوکت لہجے میں مضمون پڑھا گیا۔ اس کے باوجود کہ چوہدری صاحب کے گلے میں خراش تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص تائید فرمائی اور بڑے اعلیٰ رنگ میں انہوں نے مضمون پڑھا۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ چوہدری صاحب نے یہ مضمون جو پڑھا تھا، یہ اصل میں میری زبان تھی۔ یعنی چوہدری صاحب پڑھ رہے تھے لیکن چوہدری صاحب کی زبان نہیں تھی، میری زبان تھی۔) بہرحال اس مضمون پر حاضرین میں ایک وجد کی کیفیت طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب حاضرین گویا احمدی ہیں۔ تمام لوگ ایک محویت کے عالم میں اخیر تک بیٹھے رہے۔ جب مضمون میں (دینِ حق) کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کی جاتی جو اُن کے لئے نئی ہوتی تو کئی لوگ خوشی سے اچھل پڑتے۔ غلامی، سود اور تعدد ازدواج وغیرہ مسائل کو نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا۔ اس حصہ مضمون کو بھی نہ صرف مردوں نے بلکہ عورتوں نے بھی نہایت شوق اور خوشی سے سنا۔ ایک گھنٹے کے بعد لیکچر ختم ہوا تو لوگوں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ اور بڑی دیر تک تالیاں بجائیں۔ جبکہ اجلاس کے جو پریذیڈنٹ تھے اُن کو کئی منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 451-452 مطبوعہ ربوہ)

یہ مضمون انوار العلوم کی آٹھویں جلد میں موجود ہے۔

بہرحال خلاصۃً یہ کہ اس مضمون میں حضرت مصلح موعود نے پہلے جماعت احمدیہ کی بنیاد اور قیام کا ذکر کیا، جو 1889ء میں پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مہدی ہونے کا تھا جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اسی طرح مسیح ہونے کا دعویٰ تھا جس کی پیشگوئی انجیل اور اسلامی کتب میں بھی موجود ہے اور آپ کے اس دعویٰ کی وجہ سے آپ کو ہر جگہ سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ (-) علماء نے بھی بڑھ بڑھ کر آپ کی مخالفت کی۔ لیکن اس سب کے باوجود آپ کے گرد لوگ جمع ہونے شروع ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جماعت بن گئی اور پھر جماعت دنیا کے مختلف ممالک میں بھی آہستہ آہستہ بننی شروع ہوئی۔ مَیں مضمون کا خلاصہ بیان کر رہا ہوں اور خلاصہ کیا؟ اس کو انتہائی خلاصہ کہہ سکتے ہیں، پوائنٹس جو تھے، ویسے تو جو مختصر مضمون لکھا گیا ہے اس میں بھی مَیں نے جیسا کہ بتایا ایک گھنٹہ لگا تھا اور جو پہلا لکھا گیا تھا، "احمدیت یعنی حقیقی (-)" وہ تو کافی لمبی کتاب بن جاتی ہے۔ بہرحال پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور اس خلافت کے نظام کے تحت یہی مشن چلتے رہے اور دنیا کے درجنوں ممالک جو ہیں، وہاں جماعت کا قیام ہوا۔ ہر مذہب کے لوگ (-) میں، جماعت میں شامل ہونا شروع ہوئے۔ پھر یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ واضح فرمایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کی ضرورت اس زمانے میں ہونی تھی۔ کیونکہ یہی زمانہ تھا جس کی حالت یہ ہے کہ جو نشانیاں بتائی گئی تھیں ان کے مطابق جس میں کوئی نہ کوئی مصلح اور مسیح موعود آتا ہے جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

پھر آپ نے یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اُن کی دعائیں سنتا ہے۔ خدا رحیم و مشفق ہے۔ اُس نے مسیح موعود کو بھیج کر اس زمانے

میں بھی دنیا کی اصلاح کے سامان کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے خداتعالیٰ کی ذات پر یقین پیدا کروا کر اور اُس کی توحید ثابت کر کے اُس سے تعلق پیدا کروا کر آج بھی اللہ تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ثبوت دیا ہے اور یہ بھی واضح طور پر بتایا کہ اگر کوئی مذہب خدا کے وجود کی کامل شناخت نہیں کروا سکتا تو وہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ پھر حضرت مصلح موعود نے اپنے مضمون میں انبیاء کی حیثیت اور ہر فردِ بشر کے خدا سے تعلق، تاکہ روحانی ترقی ہو، اس کی بھی وضاحت فرمائی۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس بات کو بڑی حکمت اور دوراندیشی سے بیان فرمایا کہ قرآنِ کریم گو آخری اور کامل شریعت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان عقلی ترقی کے آخری دور تک پہنچ چکا ہے۔ بلکہ قرآن کی آخری کتاب ہونے کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس کے اندر علموں کا گہرا خزانہ چھپا ہوا ہے جو اُس کو ملتا ہے جو اس کی تلاش میں سنجیدہ ہو۔ اور سنجیدگی کے ساتھ جب اس کی تلاش کی جائے، جہاں روحانی ترقی ہوتی ہے، وہاں دوسرے چھپے ہوئے دنیاوی اور علمی مضامین بھی ہر ایک کو اُس کے ذوق کے مطابق قرآنِ کریم سے ملتے ہیں۔ پھر حضرت مصلح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ قرآنِ کریم اس اعتراض کو رڈ کرتا ہے جو مسلمانوں پر کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا اور اس کی دلیل یہ پیش کی جو قرآنِ کریم کی آیت ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جنگ کی صرف اس وقت اجازت ہے جب اسلام کو برباد کردینے کی کوشش کی جائے، نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ پھر مختلف موضوعات ہیں جو اس تقریر میں آپ نے بیان فرمائے۔ مثلاً غلامی، جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ حرمتِ سود، تعددِ ازدواج، طلاق، اخلاقی تعلیم، حیات بعدالموت۔ یہ ساری باتیں جو تھیں، اس پر (دینی) نظریہ کیا ہے اس پر روشنی ڈالی۔

پھر حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت دیئے۔ آپ کی تائید میں الٰہی نشانات کا ذکر فرمایا۔ پھر حضرت مصلح موعود نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود کی ایک رؤیا کا بھی ذکر فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود نے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے یہ دیکھا تھا کہ آپ لندن میں ایک سٹیج پر کھڑے ہیں اور (دینِ حق) پر ایک تقریر فرما رہے ہیں اور بعد ازاں آپ نے چند پرندے پکڑے۔ آپ نے اس کی تعبیر یہ کی کہ آپ کی تعلیم کی لندن میں (دعوت) کی جائے گی اور آپ کی معرفت لوگ (دینِ حق) میں داخل ہوں گے اور پھر اس کی جو پہلی تعبیر ہے وہ حضرت مصلح موعود کی جو یہ تقریر تھی اس صورت میں پوری ہوئی۔

پھر حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی تعصب سے پاک ہو کر چالیس دن تک صداقت جاننے کے لئے دعا کرے تو اُس پر صداقت کھل جائے گی۔ وہ پیرا پڑھا گیا۔ وہ اقتباس پڑھا گیا۔

(ماخوذ از دورہ یورپ / مجمع البحرین، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 388 تا 414)

آخر میں حضرت مصلح موعود نے اس مضمون کو اس طرح بند کیا کہ:

بہنو اور بھائیو! خدا کی روشنی تمہارے لئے چمک اٹھی ہے اور وہ جس کو دنیا بوجہ مرورِ زمانہ ایک عجیب فسانہ خیال کرنے لگی تھی تمہاری عین آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے۔ خدا کا جلال ایک نبی کے ذریعے تم پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ہاں ایسا نبی جس کی بعثت کی خبر نوح سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء نے پہلے سے دی تھی۔ خدا نے آج تمہارے لئے پھر یہ امر ثابت کر دیا کہ میں صرف ان کا خدا نہیں جو مر چکے ہیں بلکہ ان کا بھی خدا ہوں جو زندہ ہیں۔ اور نہ صرف ان کا خدا ہوں جو پہلے گزر چکے ہیں بلکہ ان کا بھی خدا ہوں جو آئندہ آئیں گے۔ پس تم اس روشنی کو قبول کرو اور اپنے دلوں کو اس سے منور کر لو۔ بہنو اور بھائیو! یہ زندگی عارضی ہے لیکن یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ اس کے بعد فنا ہے۔ فنا تو کوئی چیز ہی نہیں۔ روح کو فنا کے لئے نہیں بلکہ ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اپنی پیدائش کے لمحے سے لے کر انسان ایک نہ ختم ہونے والے رستے پر چلنا شروع کر دیتا ہے اور سوائے اس کے کہ موت اس کی رفتار کی تیزی کا ذریعہ ہو اور کچھ نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ تم جو چھوٹے چھوٹے مقابلوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی لگا تار کوشش میں لگے رہتے ہو اس بڑے مقابلہ کو نظر انداز کر رہے ہو جس میں ماضی، حال اور مستقبل کی تمام پشتوں کو لازماً حصہ لینا پڑے گا۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مشرق میں ایک فرستادہ مبعوث کیا گیا اور خدا نے اس کے ذریعہ سچائی کو تمہارے دروازوں تک پہنچا دیا ہے۔ تم سچے دل سے اس فضل کا شکریہ ادا کرو جو تم پر کیا گیا تا تم پر زیادہ فضل نازل کئے جائیں اور تم اس کی رحمت کو لینے کے لئے آگے دوڑو تا تمہارے لئے اس کی محبت ایک جوش مارے۔ یہ کیا بات ہے کہ تم جو تمام ان نیند آور چیزوں کو جو دماغ میں سستی پیدا کریں نفرت سے دیکھتے ہو کس طرح ایسی چیز سے مطمئن ہو جو نفع رساں نہیں اور روح کی خواہشات کو دبانے والی ہے۔ تم بتوں کے سامنے جھکنے سے تو انکار کرتے ہو پھر کس طرح تم ایسے بت کے آگے جھکتے ہو جس میں زندگی کی کوئی علامت نہیں۔ آؤ اور اس ربّانی شراب زندگی کو پیو جو خدا نے تمہارے لئے مہیا کی۔ یہ ایسی شراب ہے جو عقل کو ہلاک کرنے والی نہیں بلکہ اس کو مضبوط کرنے والی ہے۔

خوش ہو جاؤ اے دلہن کی سہیلیو! (یہ بائبل کے حوالے سے آگے اُس رنگ میں بیان فرمایا) کہ خوش ہو جاؤ اے دلہن کی سہیلیو! اور خوشی کے گیت گاؤ کیونکہ دولہا آ پہنچا ہے۔ وہ جس کی تلاش تھی مل گیا ہے۔ وہ جس کا انتظار کیا جا رہا تھا یہاں تک کہ انتظار کرنے والوں کی آنکھیں مدھم پڑ گئی تھیں اب تمہاری آنکھوں کو منور کر رہا ہے۔ مبارک ہے وہ جو خدا کے نام پر آیا۔ ہاں مبارک ہے جو خدا کے نام پر آیا۔ وہ جو اس کو پا لیتے ہیں سب کچھ پا لیتے ہیں اور وہ جو اس کو نہیں دیکھ سکتے وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ واٰخر دعوانا......"

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 415-416- دورہ یورپ)

آپ نے یہ مضمون یہاں ختم فرمایا۔ پس بڑی حکمت سے، بڑی جرأت سے آپ نے (دینِ حق) کی خوبیاں بھی بیان کیں اور دعوتِ (دین) بھی دی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ ایک گھنٹے سے زائد کی تقریر تھی۔ اس کا انتہائی مختصر خلاصہ چند نکات کے حوالے سے مَیں نے پیش کیا ہے۔ بہرحال اس تقریر کا حاضرین پر جو اثر ہوا اُس کے بارے میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

کانفرنس کے صدر اجلاس نے کہا، جو الفضل کی رپورٹ میں درج ہے کہ:

"مرزا بشیر الدین امام جماعت احمدیہ کے مضمون پڑھے جانے پر سر تھیوڈور مارسین نے اپنے پریذیڈنشل ریمارکس میں کہا کہ اس (یعنی احمدیہ) سلسلہ اور ایسے ہی زمانِ حال کے دوسرے سلسلوں کا پیدا ہونا ثابت کرتا ہے کہ (دینِ حق) ایک زندہ مذہب ہے جس کی تجدید کے متعلق لوگ اعلیٰ مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین نے جن کے ہمراہ بہت سے سبز عماموں والے متبعین تھے فرمایا کہ سلسلہ احمدیہ سلسلہ موسویہ میں سلسلہ عیسویہ کی طرح ...... میں ایک ضروری اور قدرتی تجدید ہے جس کی غرض کسی نئے (شرعی) قانون کا اجراء نہیں بلکہ اصلی اور حقیقی (دینی) تعلیم کی اشاعت کرنا ہے۔"

(الفضل 30 ستمبر 1924ء نمبر 35 جلد 12 صفحہ 2)

پھر پریذیڈنٹ نے کہا "مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مضمون کی خوبی اور لطافت کا اندازہ خود مضمون نے کرا لیا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور حاضرین کی طرف سے مضمون کی خوبیٔ ترتیب، خوبیٔ خیالات اور اعلیٰ درجہ کے طریقِ استدلال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاضرین کے چہرے زبانِ حال سے میرے اس کہنے کے ساتھ متفق ہیں۔ اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ وہ اقرار کرتے ہیں کہ مَیں اُن کی طرف سے شکریہ ادا کرنے میں حق پر ہوں اور اُن کی ترجمانی کا حق ادا کر رہا ہوں۔ پھر حضور کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مَیں آپ کو لیکچر کی کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ آپ کا مضمون بہترین مضمون تھا جو آج پڑھے گئے۔" اور اس کے بعد بھی سر تھیوڈر مارسین جو تھے، وہ سٹیج پر بڑی دیر تک کھڑے رہے اور بعد میں اور بار بار مضمون کی تعریف کرتے رہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 452-453)

مضمون کے یہ پوائنٹ میں نے اس لئے بتائے ہیں کہ اس مضمون میں (دعوت الی اللہ) کی گئی تھی۔ آخر میں جو پورا پیرا پڑھا گیا ہے۔ اُس میں تو صاف بتایا کہ جو مسیح آنے والا تھا وہ آ گیا۔

پھر (فری چرچ کے ہیڈ) ڈاکٹر والٹر والش (Dr Walter Walsh) نے جو خود فصیح البیان لیکچرر تھے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: "مَیں نہایت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہ لیکچر سننے کا موقع ملا۔"

پھر قانون کے ایک پروفیسر نے بیان کیا کہ جب مَیں مضمون سن رہا تھا تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دن گویا ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا ہے۔ پھر کہا، اگر آپ لوگ کسی اور طریق سے ہزاروں ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے تو اتنی زبردست کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

پھر ایک پادری منش نے کہا کہ تین سال ہوئے مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ حضرت مسیح تیرہ حواریوں کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں اور اب مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ خواب پورا ہو گیا۔ (میں نے پہلے بارہ حواریوں کا ذکر کیا تھا۔ یہ تیرھویں جو وہاں فنکشن کے وقت موجود تھے وہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ اس طرح تیرہ پورے ہو گئے۔)

مس شارپلز جو کانفرنس کی سیکرٹری ہیں، انہوں نے کہا کہ لوگ اس مضمون کی بہت تعریف کرتے ہیں اور خود ہی بتایا کہ ایک صاحب نے His holiness کے متعلق کہا کہ ''یہ اس زمانے کا Luther معلوم ہوتا ہے۔'' بعض نے کہا کہ ''ان کے سینے میں ایک آگ ہے''۔ ایک نے کہا ''یہ تمام پرچوں سے بہتر پرچہ تھا''

ایک جرمن پروفیسر نے جلسہ کے بعد سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھ کر حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کی اور کہا ''میرے پاس بعض بڑے بڑے انگریز بیٹھے کہہ رہے تھے کہ یہ نادر خیالات ہیں جو ہر روز سننے میں نہیں آتے۔''

مسٹر لین جو انڈیا آفس میں ایک بڑے عہدے دار تھے، انہوں نے تسلیم کیا کہ ''خلیفۃ المسیح کا پرچہ سب سے اعلیٰ اور بہترین پرچہ تھا''۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 453 مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں۔ ایک صاحب حضور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے ہندوستان میں تیس سال کام کیا ہے اور مسلمانوں کے حالات اور دلائل کا مطالعہ کیا ہے۔ کیونکہ میں ایک مشنری کی حیثیت سے ہندوستان میں رہا ہوں مگر جس خوبی، صفائی اور لطافت سے آپ نے آج کے مضمون کو پیش کیا ہے، میں نے اس سے پہلے کبھی کسی جگہ بھی نہیں سنا۔ مجھے اس مضمون کو سن کر کیا بلحاظ خیالات اور کیا بلحاظ ترتیب اور کیا بلحاظ دلائل بہت گہرا اثر ہوا ہے۔

پھر ایک صاحب نے کہا جو یہ مضمون سننے کے لئے فرانس سے آئے ہوئے تھے کہ ''مَیں عیسائیت پر اسلام کو ترجیح دیا کرتا تھا (عیسائیت کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ (دین) کو ترجیح دیتے تھے۔) اور اسلام پر بدھ ازم کو ترجیح دیا کرتا تھا۔ اب جبکہ میں نے آپ کا مضمون بھی سن لیا ہے اور بدھ ازم کو بھی سنا ہے، میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی (دین) ہی سب سے بالا تر مذہب ہے۔ جس خوبی سے اور جس خوش اسلوبی سے آپ نے (دین) کو پیش کیا اس کا کوئی دوسرا مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میرے دل پر اب اس کا گہرا اثر ہے۔

(الفضل 23/اکتوبر 1924ء جلد 12 نمبر 45 صفحہ 4 کالم 3)

پھر بہت ساری عورتیں بھی آئیں اور انہوں نے اس مضمون کی بہت تعریف کی۔ ایک عورت کہتی ہے کہ بعض نے مجھے کہا کہ .There is a fire in him۔ اس میں ایک آگ ہے۔

پھر مسز شارپلز نے کہا وہ بھی سیکرٹری تھیں، سیکرٹری کی بیوی بھی تھیں اور انتظامیہ میں بھی شامل تھیں۔ کہتی ہیں کہ ایک انگریز میرے پاس آیا اُس نے مجھے کہا کہ چائے پر تو مجھے نہیں بلایا، وہاں چائے کا انتظام بھی تھا، مگر مجھے اجازت دو کہ میں اندر آ جاؤں۔ میری غرض دراصل اس شخص کو دیکھنا ہے جو ہندوستان سے (دین) کو پیش کرنے کے لئے آیا ہے اور احمدیوں کا سردار ہے۔ وہ شخص حضرت صاحب سے ملا، باتیں کیں اور پھر مولوی مبارک علی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مَیں نے بدھ مذہب کے پرچے بھی سنے اور دوسرے پرچے بھی لیکن یہ تمام پرچوں سے بہتر تھا۔ ایک جرمن شخص جو یہاں اُس زمانے میں پروفیسر تھے، انہوں نے جلسے سے واپسی کے وقت سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھ کر (یہ وہی لگتے ہیں جن کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے لیکن یہاں ذرا تفصیل ہے) حضرت کے حضور مبارکباد عرض کی اور کہا، میرے پاس بڑے بڑے انگریز بیٹھے تھے، میں نے دیکھا کہ بعض زانو پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے تھے۔ Rare ideas. One can not hear such ideas everyday. یعنی یہ نہایت نادر خیالات ہیں۔ ایسے خیالات ہر روز سننے میں نہیں آتے۔ وہی جرمن پروفیسر روایت کرتے ہیں کہ بعض جگہ لوگ بے اختیار بول پڑتے تھے کہ What a beautiful and true principles. کیسے خوبصورت اور سچے اصول ہیں اور ان جرمن پروفیسر نے خود اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی کہ یہ موقع احمدیوں کے لئے ایک ٹرننگ پوائنٹ ہے۔ اور یہ ایسی کامیابی ہے کہ اگر آپ لوگ ہزاروں پاؤنڈ بھی خرچ کر دیتے تو ایسی شہرت اور کامیابی کبھی نہ ہوتی۔

مسٹر لین کا ذکر ہوا ہے۔ انڈیا آفس کے ایک بڑے عہدیدار تھے۔ وہ لیکچر سن رہے تھے لیکن اُن کی بیوی اُس دن نہیں آ سکی تھیں۔ انہوں نے جا کر اپنے گھر میں بیوی سے ذکر کیا تو وہ اگلے دن آئیں اور قافلے کے جو لوگ تھے اُن کو ملیں کہ میں کل آ نہیں سکی تھی اور میرے خاوند نے مجھے گھر جا کر بتایا ہے کہ لیکچر کتنا کامیاب اور مقبول ہوا۔

مس گارنز ایک دہریہ اور خدا کی منکر عورت ہے۔ اُس نے کہا کہ It was charmfull۔ یہ ایک دلکش اور اچھا مضمون تھا۔ ''نہایت اعلیٰ خیالات تھے''۔ ''نئی صداقت'' وغیرہ وغیرہ الفاظ تو اکثر نے استعمال کئے۔

بہائی مذہب کی ایک عورت نے لیکچر سنا اور ہمارے ساتھ مکان کے قریب تک چلی۔ وہ کہتی تھی کہ میں بہائی خیالات رکھتی تھی مگر آج کا لیکچر سن کر میرے خیالات بدل گئے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کے زیادہ لیکچر سنوں۔ مجھے اگر مہربانی سے بتائیں کہ کب اور کہاں کہاں لیکچر ہوں گے تو میں ضرور آؤں گی۔

ایک عیسائی عورت مع اپنی لڑکی کے وہاں آئی۔ بڑے خلوص سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیچھے پیچھے چلی آئی اور درخواست کی کہ میرے مکان پر جمعرات کو چائے کے لئے آئیں۔ حضرت نے مصروفیت کا عذر کیا۔ مگر اس نے بڑے اصرار اور محبت سے درخواست کو منظور کرا لیا اور کہا کہ خواہ کسی وقت آئیں مگر ضرور آئیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ایسا پیارا مضمون تھا کہ حب الوطنی سے بھی زیادہ پیارا تھا۔

(الفضل 23/اکتوبر 1924ء نمبر 45 جلد 12 صفحہ 4-5)

اخباروں میں جو ذکر ہوا، ان میں سے ایک اخبار کا ذکر کر لیں۔ 'مانچسٹر گارڈین' نے اپنی 24 ستمبر 1924ء کی اشاعت میں لکھا کہ اس کانفرنس میں ایک ہلچل ڈالنے والا واقعہ، جو اُس وقت ظاہر ہوا، وہ آج سہ پہر کو (دین حق) کے ایک نئے فرقے کا ذکر تھا۔ نئے فرقہ کا لفظ ہم نے آسانی کے لئے اختیار کیا ہے۔ ورنہ یہ لوگ اس کو درست نہیں سمجھتے۔ یہ بھی اُس نے وضاحت کر دی۔ اس فرقے کی بناء ان کے قول کے بموجب آج سے 34 سال پہلے اس مسیح نے ڈالی جس کی پیشگوئی بائبل اور دوسری کتابوں میں ہے۔ اس سلسلے کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے صریح الہام کے ماتحت اس سلسلے کی بنیاد اس لئے رکھی ہے کہ وہ نوعِ انسان کو (دین حق) کے ذریعہ خدا تعالیٰ تک پہنچائے۔ ایک ہندوستان کے باشندے نے جو سفید دستار باندھے ہوئے ہے اور جس کا چہرہ نورانی اور خوش کن ہے۔ اور وہ سیاہ داڑھی رکھتا ہے اور جس کا لقب His holiness خلیفۃ المسیح الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد یا اختصار کے ساتھ خلیفۃ المسیح ہے۔ مندرجہ بالا تحدّی اپنے مضمون میں پیش کی۔ جس کا عنوان ہے ''(دین) میں احمدیہ تحریک''۔ آپ کے ایک شاگرد نے جو سرخ رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھا آپ کا پرچہ کمال خوبی کے ساتھ پڑھا۔ آپ نے اپنے مضمون کو جس میں زیادہ تر (دین) کی حمایت اور تائید تھی، ایک پُر جوش اپیل کے ساتھ ختم کیا جس میں انہوں نے حاضرین کو اس نئے مسیح اور نئی تعلیم کے قبول کرنے کے لئے مدعو کیا۔ اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس پرچے کے بعد جس قدر تحسین اور خوشنودی کا چیئرز کے ذریعہ اظہار کیا گیا، اُس سے پہلے کسی پرچے پر ایسا نہیں کیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 453-454)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ مضمون کے خاتمہ پر ریزولیشن پیش کیا گیا اور اتفاقِ رائے سے پاس کیا گیا کہ ایسے مفید معلومات، علمی خیالات اور اعلیٰ درجہ کے مشورہ کے لئے His

Holliness کا شکریہ ادا کیا جائے۔ایک پروفیسر اور پادری جو اس لیکچر کی خبر پا کر پہلے مکان پر آئے اور پھر ہمارے ساتھ لیکچر کی جگہ تک گئے تھے، بہت متاثر تھے۔انہوں نے سلسلے کی بعض کتابیں بھی خریدیں۔وہ لیکچر کی خوبی سے متاثر ہوکر اپنی کرسی سے بار بار اچھلتے نظر آتے تھے۔بہت کچھ سنا اور پھر آنے کا وعدہ کیا اور اقرار کیا کہ آئندہ میں (دین حق) کے ان خیالات کو preach کروں گا۔اُن کی (دعوت) کیا کروں گا اور ٹیچنگز آف ...... میں جو خیالات بیان کئے گئے ہیں اُن کو لے کر وعظ و (دعوت) کروں گا۔

(ماخوذ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی......کا سفر یورپ 1924ء ڈائری از قلم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی صفحہ 314 تا 316 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ مضمون جو پڑھا گیا، یہ بھی اور جو پہلے تیار کیا گیا تھا جیسا کہ میں نے بتایا، وہ لمبا ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جا سکتا تھا، یہ دونوں مضامین انگلش میں translate ہوئے ہوئے ہیں۔گو بعض اعداد و شمار جو ہیں، یا مشن ہاؤسز یا جماعت کے کاموں کی جو تفصیل دی گئی ہے، وہ اُس زمانے کی ہے۔ اب تو جماعت اس سے بہت آگے نکل چکی ہے۔لیکن اس مضمون کی خوبصورتی جو ہے، جو علم ہے اور جو باقی بیان ہے، وہ ابھی بھی قائم ہے۔اس لئے ہمارا جو انگریزی دان طبقہ ہے اُسے اور نوجوانوں کو بھی یہ ضرور پڑھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود پر بیشمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے ہمارے لئے تقریباً ہر مضمون میں بے شمار خزانہ چھوڑا ہے جس کا میں نے پہلے خطبہ میں ذکر کیا تھا۔انہوں نے ہر ٹاپک (topic) کو ٹچ (touch) کیا ہے۔فضل عمر فاؤنڈیشن کو بھی اب اس علمی خزانے کے مختلف زبانوں میں ترجمے جلدی کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔کچھ تو کوشش کر رہے ہیں لیکن مزید تیزی کی ضرورت ہے۔

آج بھی میں جمعہ (وعصر) کی نمازوں کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم کمال احمد کرو صاحب کا ہے۔ڈنمارک کے رہنے والے تھے۔1942ء میں ڈنمارک کے شہر ہوئے بیو (Hojby) میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے بعد ٹیچرز یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد 2003ء تک آپ تاریخ، مذہب، جغرافیہ اور ڈینش زبان کے مضامین پڑھاتے رہے۔ابھی آپ یونیورسٹی کے طالب علم تھے کہ آپ کو......قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ عبدالسلام میڈیسن صاحب کے شاگردوں میں سے تھے۔آپ کے ذریعہ 1960ء کی دہائی کے شروع میں اُس وقت ان کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جب مکرم میر مسعود صاحب مرحوم وہاں (مربی) تھے اور پھر وفات تک آپ نے جماعت سے نہایت اخلاص اور محبت اور وفا کا تعلق قائم رکھا۔خلافت اور خلیفہ وقت سے آپ کو نہایت درجہ عقیدت اور محبت تھی، بلکہ عشق تھا۔مجھے بھی ملے ہیں تو اخلاص و وفا تھی۔ جب مَیں ڈنمارک گیا ہوں تو حالانکہ بیمار بھی تھے پھر بھی جتنے دن ہم وہاں رہے باقاعدہ آیا کرتے تھے۔مختلف جماعتی عہدوں پر انہوں نے کام کیا۔نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور نیشنل سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کی ذمہ داریاں سالہا سال تک نہایت محنت اور صدق و وفا سے نبھاتے رہے۔ (دعوت الی اللہ) کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ہر موقع پر آپ نے ڈنمارک کے لوگوں کو (-) احمدیت کا پیغام پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔آپ کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ جماعتی کاموں سے فارغ ہو کر جب رات کو دیر سے گھر آتے تھے تو پھر اگلی میٹنگ کی منصوبہ بندی کے لئے بیٹھ جاتے اور نصف رات تک کام کر کے امیر صاحب کو رپورٹ دیتے اور اُس کے بعد آپ سوتے۔آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا اور ڈینش اکابرین کے ساتھ آپ کے اچھے تعلق تھے۔امیر صاحب ڈنمارک لکھتے ہیں کہ 1988-89ء میں جب وہ یہاں (مربی) انچارج تھے تو انہوں نے نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ جماعتی کاموں میں خاص طور پر شعبہ (دعوت الی اللہ) میں دن رات میری معاونت کی اور اُس وقت جب ڈنمارک کے پرائم منسٹر کو ایک ملاقات میں ڈینش زبان میں قرآنِ کریم کا تحفہ دیا گیا تو کمال کرو صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے بلکہ اس ملاقات کا انتظام بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔اس کے علاوہ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ (بیت) نصرت میں ہر جمعہ کی شام کو ایک پروگرام کرتے تھے۔اس میں بچوں اور بچیوں کے سوالات کے جوابات اور اُن کے مسائل کے حل پر گفتگو فرمایا کرتے تھے۔کئی کتابوں کے مصنف تھے اور جماعتی کتب کے تراجم بھی آپ نے کئے۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے ڈینش ترجمہ کی نظرثانی کا کام آپ نے کیا۔جماعت احمدیہ ڈنمارک کا سہ ماہی رسالہ ایکٹو......(Active ......) کی ادارت کی ذمہ داری کئی سال تک خوش اسلوبی سے سرانجام دی اور اسی طرح ستر اور اسی کی دہائی میں (-) ممالک سے آنے والے ریفیوجیز (refugees) کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔2004ء میں آپ کو فالج کا حملہ ہوا جس کے باعث آپ معذوری کی زندگی گزارتے رہے لیکن معذوری اور بیماری کے باوجود جمعہ اور جماعتی پروگراموں میں کافی دور سے سفر کر کے شامل ہوتے تھے۔اس کے علاوہ جب بھی امیر صاحب ان کو ملنے کے لئے جاتے تو ہر ملاقات میں جماعت کی ترقی کے بارے میں دریافت کرتے اور مشن ہاؤس کی جو آجکل وہاں نئی تعمیر ہونی ہے اُس کے لئے خاص طور پر پوچھتے۔امیر صاحب سے ہر ملاقات میں میرے بارے میں بھی بار بار پوچھا کرتے تھے کہ خلیفہ وقت کا کیا حال ہے اور کافی جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔18 فروری 2014ء کو آپ کی طبیعت اچانک ناساز ہوئی اور آپ ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔19 فروری کو صبح ساڑھے پانچ بجے اکہتّر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور پانچ پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ان کی اہلیہ بھی نہایت درجہ اخلاص کے ساتھ جماعتی پروگرام میں شامل ہوتی ہیں اور ترجمہ کا کام کر رہی ہیں اور بڑی مددگار ہیں۔ یہ غیروں میں بھی کافی معروف تھے۔جو ڈینش الیکٹرانک میڈیا ہے وہاں جوان کے بارے میں بعض کی رائے ہے وہ اس طرح ہے۔ہنریک جینسن (Mr. Henrik Jensen) صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ کرو صاحب، ایک بہت عظیم شخصیت جو آج ہم میں نہیں رہی۔کمال صاحب کو ہمیشہ ہی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ہم جیسے کئی شاگردوں کے دلوں میں اُن کی بہت عزت ہے۔وہ بہت معزز اور عظیم شخصیت تھے۔وہ ایک ایسی شخصیت تھے جو کلاس میں ہردلعزیز تھی۔کہتے ہیں کہ مَیں خود بھی آج کمال کی طرح تعلیمی شعبہ سے منسلک ہوں۔میرے تمام تعلیمی عرصہ میں کمال میرے لئے ایک نمونہ تھے۔انہیں علمی لحاظ سے اپنے مضامین میں بہت عبور حاصل تھا۔آپ نے ہم میں سے بہتوں کو زندگی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔اور کہتے ہیں کہ سب انسان ہی اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔کچھ نے حاصل کرنے کا علم پا لیا ہے۔جبکہ بہت کم تعداد میں وہ لوگ ہیں جو اس نقطہ کو پا گئے کہ انسان زندگی سے زندہ رہنے کا گُر پا سکتا ہے۔

پھر ایک خاتون ہیں وہ بیان کرتی ہیں۔کمال کرو صاحب ایک ایسے استاد تھے جسے انسان کبھی بھلا نہیں سکتا۔مسٹر کینیتھ (Mr. Kenneth) صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک ایسے ٹیچر جس سے میں بہت متاثر ہوں۔ایک اچھا اور متقی انسان۔ایک خاتون مس اِنگرتھ (Ms. Ingerrethe) (صحیح تلفظ جو بھی ہے) کہتی ہیں کہ کالج میں میرے بہت سے اور شاگرد تھے جو اپنے سکول کے زمانے میں کمال کرو کے شاگرد رہ چکے تھے۔وہ ہمیشہ کمال کرو کا ذکر بڑی عزت اور تکریم سے کرتے۔ مذہب کے مضمون میں یہ شاگرد جو کمال کرو کے زیرِ تعلیم رہ چکے تھے، دیگر ساتھیوں سے بہت آگے ہوتے تھے۔بہرحال اسی طرح کے اور بہت سارے تبصرے ہیں۔

ایک مسٹر مائیکل (Mr Mikael) ہیں وہ کہتے ہیں کہ امید کرتا ہوں کہ ڈنمارک کی سرزمین میں کوئی ایسا ہوگا جو اُن کے کام کو جاری رکھ سکے جو انہوں نے ڈینش عوام اور غیر ممالک سے آنے والے .... کے درمیان پُل بنانے اور ان کے درمیان ڈائیلاگ کی فضا پیدا کرنے کے لئے شروع کیا تھا۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب ہماری سوسائٹی میں بعض لوگ باہمی تعلقات کو فروغ دینے کی بجائے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے بیوی بچوں کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ جماعت سے وابستہ رکھے۔جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد ان کا جنازہ غائب انشاء اللہ ادا ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

احمدی طالبہ کا اعزاز

محترمہ عابدہ کریم صاحبہ ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ حافظہ امۃ النصیر رباء صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم اصغر علی صاحب کو بفضل اللہ تعالیٰ سرگودھا یونیورسٹی سے Food Sciences & Nutrition میں BS آنرز کر رہی ہیں۔ پاکستان اور امریکہ کی طرف سے VSEFP سکالرشپ کے ذریعہ امریکہ کی یونیورسٹی University of Idaho میں ایک سمیسٹر تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔ عزیزہ سرگودھا یونیورسٹی کی واحد طالبہ ہے جس کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے اور پاکستان کے 4700 بہترین طلبہ میں سے یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ موصوفہ مکرم محمد حیات صاحب آف کلسیاں کی پوتی اور مکرم عبدالکریم صاحب آف الکریم کلاتھ ہاؤس کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ اور جماعت کیلئے اعزاز مبارک کرے۔ آمین

ولادت

مکرم بشارت احمد کاہلوں صاحب نائب صدر انجمن تاجران ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم عماد احمد صاحب کو مورخہ 24 جنوری 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ام ہانی تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم رانا مبارک احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی نواسی ہے۔

نیز میری بیٹی مکرمہ ثناء شعیب صاحبہ اہلیہ مکرم شعیب حیدر صاحب کو مورخہ 28 فروری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام صہیب احمد تجویز ہوا ہے جو کہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے اور مکرم رانا محمد انور صاحب کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو نیک، صالح، خادم دین، نیک قسمت، خلافت کے سچے وفادار، درازی عمر والے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پاکستان آرمی میں 134 پی ایم اے لانگ کورس کے ذریعہ ریگولر کمیشن حاصل کریں۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 8 مئی 2014ء ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔

www.joinpakarmy.gov.pk

چائنہ، پاکستان اکنومک کوریڈور سپورٹ پراجیکٹ کو کنٹرکٹ کی بنیاد پر، انجینئرز، اکاؤنٹس، آئی ٹی اور ایڈمن کے شعبہ جات میں 30 سے زائد آسامیوں کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فیشن اینڈ ڈیزائن لاہور کو ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، لیکچرار، ٹیچنگ ایسوسی ایٹ، ڈائریکٹرز، پی آر او، ایڈمنسٹریشن، اکاؤنٹنٹس اسسٹنٹ، اسٹور انچارج، اسسٹنٹ پرنٹنگ اینڈ ڈائنگ انچارج، ایونگ انچارج، ٹیکنیشن اور لفٹ آپریٹر کی ضرورت ہے۔

اینگرو فرٹیلائزر زلمیٹڈ کو میٹل کرافٹ ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔

اسلام آباد میں ایک پبلک سیکٹر آرگنائزیشن کو کمیونیکیشن سپیشلسٹ، پروگرام آفیسر (الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا، کوآرڈینیشن، سوشل میڈیا) ایڈیٹر، ویب ڈویلپر، اکاؤنٹس آفیسر، کیمرہ مین، کمپیوٹر آپریٹر اور آفس اسسٹنٹ کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 6/اپریل 2014ء کا اخبار ''روزنامہ جنگ'' ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج
نور نظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا
حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفیکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ)

درخواست دعا

مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم غلام رسول صاحب ایک تکلیف دہ بیماری میں جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رانا عبدالغفور صاحب باب الابواب ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حافظ عبدالمتین صاحب کو مورخہ 2/اپریل 2014ء کو دل کی تکلیف ہوئی۔ اسی روز طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اینجیو گرافی کے بعد دو سٹنٹ ڈالے گئے ہیں۔ اب طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے اور گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم میرے بیٹے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

خریداران الفضل بروقت ادائیگی کریں

خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اخبار پر پتہ کی چٹ پر میعاد خریداری درج ہے۔ اس کو یاد دہانی تصور کیا جائے اور چندہ کی میعاد ختم ہونے سے قبل ادائیگی کر دیں تا کہ دفتر کو V.P بھجوانے کی نوبت نہ آئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

سیارہ زحل کے چاند پر پانی کی موجودگی کے شواہد ناسا کے ایک خلائی جہاز نے نظام شمسی کے سیارے زحل کے چاند پر پانی کی موجودگی کے شواہد حاصل کر لئے ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق زحل کے چاند میں زیر زمین پانی موجود ہے جس سے وہاں زندگی کے آثار کا پتہ چلتا ہے۔ زحل کے چاند میں پانی زیر زمین برف کی حالت میں موجود ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 7/اپریل 2014ء)

ڈائنوسار کا ڈھانچہ دریافت امریکہ میں دس ملین سال پرانا ڈائنوسار کا ڈھانچہ دریافت کر لیا گیا ہے جسے ماہرین نے کنگ آف گور کا نام دیا ہے۔ سات اعشاریہ تین میٹر لمبے اس ڈھانچے کو نمائش کیلئے امریکی ریاست یوناہ کے شہر سالٹ لیک سٹی کے عجائب گھر میں نمائش کے لئے پیش کر دیا گیا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈائنوسار کی یہ نسل پہلی بار منظر عام پر آئی ہے۔ (روزنامہ جنگ 13 نومبر 2013ء)

بقیہ از صفحہ 1: اعزاز

انہیں بین الاقوامی سطح پر اس میدان کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ مختلف زبانوں میں ان کی متعدد کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کئی بین الاقوامی اداروں کے منصوبوں پر کام کیا ہے ان میں ورلڈ وائلڈ لائف پاکستان اور پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے منصوبے قابل ذکر ہیں۔ آپ نے بہت سے ایم ایس سی کے مقالوں کی نگرانی کی اور اب بھی اپنے میدان میں ریسر چرز کی راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے اپنا تمام جمع شدہ نایاب قیمتی سرمایہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کو عطا کر دیا ہے اور وہاں ریسر چرز کے کام آ رہا ہے۔ اس خاص میدان میں ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں 2002ء میں سال کا بہترین ماہر حیوانیات قرار دیا گیا تھا۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور وہ اس میدان میں احمدیت کا نام اور زیادہ روشن کرنے والے ہوں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 15-اپریل

طلوع فجر	4:15
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39

اکسیر اوجاع جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دار العلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107,0333-7212717

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedax اور DHL کی تیز ترین سروس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567,6213767

لوٹ سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی =/Rs 250
مردانہ و لیڈیز فینسی ورائٹی =/Rs 350
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری
New Arival's
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اعلیٰ اور نفیس ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

نیو ظفر بک ڈپو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
048-3226088
زی مارٹ پلس کالج روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6211120
کتب نرسری تا ایم اے
سٹیشنری ہر قسم کی

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ۔ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0333-8217034
0300-8135217
0333-6706639
Email:chaudry.property.advisors@hotmail.com

"داخلہ نرسری کلاسز 2014ء"
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر و سینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہو گا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہو گی۔
داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفیکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی 6214434,6211637